

شیعہ عقائد و اعمال پر مختصر تبصرہ

شیعہ فہرست کے

حالیہ مسائل

امام اہل سنت

حضرت مولانا عبد الشکور فاروقی صاحب مدظلہ

شیعہ اشراۃ شامت

جامعہ عربیہ احسن العلوم
مکملہ اقبال بلاک فیروز کراچی

شیعہ عقائد و اعمال پر مختصر تبصرہ

شیعہ مذہب کے

احسان علی

امام اہل سنت

حضرت مولانا عبدالشکور فاروقی لکھنؤی

شعبہ نشر و اشاعت

جامعہ عربیہ احسن العلوم

گلشن اقبال بلاک نمبر ۲ گراپی پوسٹ بکس ۱۲۶۵۶

Tel : 4818210 - 4968356

Fax : 4978102

E-mail: ahsan@fascom.com

www. ahsan-ul-uloom.com

جامعہ عربیہ احسن العلوم کے شعبہ نشر و اشاعت (پرنٹ میڈیا) سے
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد زرولی خان صاحب دامت برکاتہم کی
حب ذیل تصانیف دستیاب ہیں۔

- بدعتوں کے درود کی شرعی حیثیت۔
- پیغام مسرت۔
- احسن العطر فی تحقیق الرکتین بعد الوتر۔
- احسن المقال فی رد صیام ستمہ شوال۔
- احسن المسائل والفضائل (رمضان شریف کے احکامات)
- علاوہ ازیں دیگر کتب حب ذیل ہیں۔
- تفسیر حن بصری۔
- علماء حق پر علمائے سوکا بہتان عظیم۔
- دعوت فکر و نظر۔
- احسن التحقیقات۔
- فرقہ جماعت المسلمین تحقیق کے آئینے میں۔
- صرف سفید عمامہ سنت ہے۔
- غلمان انگریز۔
- النہر الفائق ۴۰ سال سے نایاب ہونے کے بعد منصفہ شہود پر آرہی ہے (زیر طبع)
- رضا خانی مذہب۔
- مبتدعین کے بارے میں دو ٹوک فتویٰ۔
- شیعہ مذہب کے چالیس مسائل۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله حمدًا شامخًا والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله وصحبه
 و مولانا محمد وعلى آله الطاهرين وعلى من اتبعهم إلى يوم الدين
 أما بعد قبله شیعہ جناب حائری صاحب کے رسالہ کو غلط تحریف قرآن کا جواب موسوم بہ
 تنبیہ الحائرین تقریباً ایک سال ہوئے بد فعات شائع ہو چکا حائری صاحب کو اپنے اس رسالہ
 پر بڑا ناز تھا۔ بڑی دھوم مچا رکھی تھی کہ اس کا جواب سنیں کی طرف سے ہو ہی نہیں سکتا۔ رسالہ میں
 جا بجا اس قدر مستعدی کا اظہار کیا ہے کہ معلوم ہوتا تھا کہ حائری صاحب قلم ہاتھ میں لئے بیٹھے ہیں
 جواب لکھتے ہی فوراً جواب الجواب لکھ ڈالیں گے مگر سب نے آنکھوں سے دیکھ لیا کہ سب زبانی لٹا لٹا
 فنا ہو گئی۔ ایک سال میں بھی جواب نہ ہوا اور نہ انشاء اللہ تعالیٰ ہو گا بلکہ اگر کچھ بھی جیا ہوگی تو جلد
 جوہریاں اور خیانتیں غلط حوالے غلط ترجمے حائری صاحب کے دھوکے لگے ہیں ان کے بعد اب وہ
 تصنیف و تالیف کی حرکت نہ کریں گے اور بالکل رد پوش ہو جائیں گے۔ تنبیہ الحائرین میں فضا
 کچھ مسائل مذہب کا ذکر اس سلسلہ میں کیا تھا کہ حائری صاحب نے اپنے مذہب کے مطابق نقل
 ہونے کا بے سرو پا دعویٰ کیا تھا اس موقع پر چالیس مسائل مذہب شیعہ کے نمونے کے طور پر لکھ گئے
 تھے۔ مگر کتب شیعہ کا حوالہ نہیں دیا گیا تھا۔ عبارت میں نقل کی گئی تھیں تاکہ طول نہ ہو لہذا اب اس کلمہ
 میں ان مسائل کے لئے کتب شیعہ کا حوالہ اور ان کی کتب کی اصلی عبارتیں پیش کی جاتی ہیں جن کو
 اپنے نقل و کرم سے اس کو ذریعہ ہدایت بنائے تھا اگر سب کے شیعوں اس رسالہ کو دیکھ کر اپنے مذہب
 کی اصل حقیقت سے واقف ہو جائیں اور اس بات کو سمجھ لیں کہ ایسے بے بنیاد مذہب کا پیروا دنیا
 کی رسوائی اور آخرت کے عذاب کے کو نہیں ہے۔ واللہ الموفق والمہین۔

پہلا مسئلہ

شیعوں کا عقیدہ ہے کہ خدا کو بڑا ہر تلبے یعنی معاذ اللہ وہ جاہل ہے۔ اس کو سب باتوں کا علم نہیں اسی وجہ سے اسکی اکثر پیشین گوئیاں غلط ہوئی ہیں اور اس کو اپنی رائے بدلنا پڑتی ہے۔

یہ عقیدہ مذکور ہے اس قدر ضروری ہے کہ ائمہ معصومین کا ارشاد ہے کہ جب تک اس عقیدہ کا اقرار نہیں ہے یا کسی کو نبوت نہیں دی گئی اور خدا کی عبادت اس عقیدہ کی براہ کسی عقیدہ میں نہیں ہے۔

اصول کافی صفحہ ۸۴ پر ایک مستقل باب بڑا کا ہے اس باب کی چند حدیثیں ملاحظہ ہوں
عن زرارة بن اعين عن احمد بن محمد عن زرارة بن اعين عن ابي عبد الله قال ما عبد الله بشئ مثل البدع يا صادق سے روایت کی ہے کہ اگر لوگ جانیں کہ بدعت کا کون سا کلمہ ہے تو کہیں اس کے قائل ہونے سے باز نہ رہیں۔

عن مالك الجعفي قال سمعت ابا عبد الله يقول لو علم الناس ما في القول بالبدع من الاجر ما افتروا عن الكلام منه۔
امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق سے سنا وہ فرماتے تھے کہ اگر لوگ جانیں کہ بدعت کا کون سا کلمہ ہے تو کہیں اس کے قائل ہونے سے باز نہ رہیں۔

عن مازن بن حكيم قال سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول ما تباني قط حتى يقول غي خصال البدع والمشقة والسجود والجلود بينة والطاعة اور عبادت اور طاعت کا۔

ان روایات سے معلوم ہوا کہ عقیدہ بڑا کیسا ضروری چیز ہے اب یہ بات کہ بڑا کیا چیز ہے اس کے لئے لغت عرب کو دیکھنا چاہئے۔ اس کے بعد کچھ واقعات بدعت کے کتب شیعہ میں کرول گا

پھر علماء شیعوں کا استدراک بیشک ہمارے معنی ہی ہیں کہ خدا جاہل ہے۔

لغت عرب

یٰٰدہ ای ظہر لہ صالِحہ یعنی ہمارے معنی ہیں نامعلوم چیز کا معلوم ہو جانا۔ یہ لفظ اسی معنی میں قرآن شریف میں بکثرت مشتمل ہے۔

رسالہ ازالۃ الغرور اور دوسرے مصنف کو دیکھئے عقیدہ ہمارا جواب دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ یہاں دو لفظ ہیں۔ ہدایا بالافت اور ہدایا بہمزہ۔ شیعہ ہدایا بالافت کے قائل ہیں اور اور جو چیز قابل اعتراض ہے وہ ہدایا بہمزہ ہے حالانکہ یہ محض جہل ہے۔ ہدایا بہمزہ کے معنی شروع ہونا اس میں کوئی قابل اعتراض چیز نہیں ہے۔ یہ ہے ان لوگوں کی لغت دانی اور اس پر یہ نثرانی لاجول ولاقولہ الابد۔

واقعات

ہمارے واقعات کتب شیعہ میں بہت ہیں مگر ہم یہاں صرف دو واقعوں کا ذکر کافی سمجھتے ہیں۔ اول یہ کہ امام جعفر صادق نے خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نے

میرے بعد میرے بیٹے اسمعیل کو امامت کے لئے نامزد کیا ہے۔ یہ بھی واضح ہے کہ ابام کی علامات جو کتب شیعہ میں لکھی ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ امام ران سے پیدا ہوتا ہے اور اس کی پیشانی پر آیہ تمت کلمۃ ربک صدقاً وعدلاً لکھی ہوتی ہے۔ نیز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علیؑ کو بارہ لفظ سرسبز دے گئے تھے جو خدا کی طرف سے اترے تھے جبریلؑ لائے تھے پس ضروری ہے کہ اسمعیل بھی ران سے پیدا ہوئے ہوں گے ان کی پیشانی پر آیت لکھی ہوگی ایک لفظ بھی ان کے نام ہوگا۔ مگر افسوس کہ خدا کو یہ معلوم نہ تھا کہ اسمعیل میں یہ قابلیت نہیں ہے چنانچہ پھر خدا کو اعلان کرنا پڑا کہ اسمعیل امام نہ ہوں گے بلکہ موسیٰ کاظم امام ہوں گے۔ علامہ مجلسی بخارالانوار میں روایت فرماتے ہیں اور اس روایت کو محقق طوسی بھی فقہ المصلح میں لکھتے ہیں کہ

عن جعفر الصادق استرجع اسمعیل القائم مقامہ بعد قطر من اسمعیل مالم یوتقن منہ فجعّل القائم مقامہ موسیٰ فذلک قتال بداللہ فی اسمعیل امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ انہوں نے اسمعیل کو اپنا قائم مقام اپنے بعد کے لئے مقرر کیا مگر اسمعیل سے کوئی بات ایسی ظاہر ہوئی جس انہوں نے پسند نہ کیا لہذا انہوں نے موسیٰ کو اپنا قائم مقام بنایا اس کی بابت پوچھا گیا تو فرمایا کہ اللہ کو اسمعیل کے بارہ میں ہدایا ہوگی

ایک دوسری حدیث کے الفاظ یہ ہیں جس کو شیخ صدوق نے رسالہ اعتقاد میں منقول کیا ہے کہ
 ما بدأ الله في شيء كما بدأه في | الله كوايادكمي نہیں ہوا جیسا بدامیرے بیٹے اسمعیل
 اسمعیل ابنی۔ کے بارہ میں ہوا۔

دوسرا واقعہ ہے کہ امام علی نقی نے خبر دی کہ میرے بعد میرے بیٹے محمد امام ہوں گے مگر خدا کو یہ
 معلوم نہ تھا کہ محمد اپنے والد کے سامنے مر جائیں گے جب یہ واقعہ پیش آیا تو خدا کو اپنی رائے بدلنا
 پڑی اور مخلوق کا وہ مقررہ کہ بڑے بیٹے کو امامت ملتی ہے حسن عسکری کو امام بنایا،
 اصول کافی میں ہے۔

عن ابی الہاشم الجعفری قال كنت
 عند ابی الحسن علیہ السلام بعد ما
 مضی ابنہ ابو جعفر والی لا توفی نفسی
 اربیان اقول لانهما عنی ابو جعفر
 ابو محمد فی هذا الحق کابی الحسن موسی
 واسمعیل وان قصته لقصتهما اذ کان
 ابو محمد المرجا بعد ابی جعفر فاقبل علی
 ابو الحسن علیہ السلام قبل ان یلقی
 فقال نعم یا ابا ہاشم بعداً لله فی
 ابی محمد بعد ابی جعفر ما لم یکن
 تعرف له کایدا الحسنی موسی
 بعد مضی اسمعیل ما کشف بعد من
 حاله وهو کما حدثتک نفسک
 وان کسره المنطلون والوحد
 ابنی الخلف بعدی عنده
 علم ما یحتاج الیه
 ومعہ الائمة الامام

ابو الہاشم جعفری سے روایت ہے وہ کہتے تھے میں
 ابو الحسن (یعنی امام نقی) علیہ السلام کے پاس بیٹھا ہوا تھا
 جب کہ ان کے بیٹے ابو جعفر یعنی محمد کی وفات ہوئی یہ
 اپنے دل میں سوچ رہا تھا اور یہ کہنا چاہتا تھا کہ محمد
 اور حسن عسکری کا اس وقت وہی حال ہوا جو امام
 موسی کاظم اور اسمعیل فرزند ان امام جعفر صادق کا ہوا
 تھا ان دونوں کا واقعہ بھی ان دونوں کے واقعہ
 کے مثل ہے کیونکہ ابو محمد (یعنی حسن عسکری) کی امامت
 بعد ابو جعفر (یعنی محمد) کے مرنے کے ہوئی تو امام نقی
 میری طرف متوجہ ہوئے اور انہوں نے قبل اس کے
 کہ میں کچھ کہوں رد و تنبیہ کر دیئے (فرمایا اے ابو ہاشم
 اللہ کو ابو جعفر کے مرجع بننے کے بعد ابو محمد کے بارہ میں
 یذا ہوا جو بات معلوم نہ تھی وہ معلوم ہو گئی جیسا کہ
 اللہ کو اسمعیل کے بعد موسی کے بارہ میں یذا ہوا تھا
 جس نے اصل حقیقت ظاہر کر دی اور یہ بات ویسی ہی ہے
 جیسی تم نے خیال کی اگرچہ بدکار لوگ اس کو ناپسند کریں
 اور ابو محمد (یعنی حسن عسکری) میرے بعد میرا خلیفہ ہے

اقرار

اگرچہ ایسی صاف بات کے لئے اقرار کی ضرورت نہ تھی مگر خدا کی قدرت کے

لیکن آپس کی تحریروں میں انہوں نے صاف اقرار کر لیا ہے کہ بلا سے خدا کا جاہل ہونا لازم آتا ہے۔ شیعوں کے مجتہد اعظم مولوی دلدار علی اساس الاصول مطبوعہ لکھنؤ کے ۲۱۹ پر لکھتے ہیں اعلان الہدایہ لا یغنی ان یقول بہ احد لانه یلزموته ان یتصف الیاری تعالیٰ بالجهل کمالا یخفی۔ ترجمہ جانا چاہیے کہ بلا اس قابل نہیں کہ کوئی اس کا قائل ہو کیونکہ اس سے باری تعالیٰ کا جاہلی ہونا لازم آتا ہے جیسا کہ پوشیدہ نہیں ہے۔ اس کے ساتھ اساس الاصول میں اس بات کا بھی اقرار موجود ہے کہ شیعوں میں سوا متفق طوسی کے اور کوئی بدکار مکر نہیں ہوا۔

اب ایک بات یہ بھی سمجھنے کی ہے کہ شیعوں کو کیا ضرورت اس عقیدہ کے تصنیف کی پیش آئی اصل واقعہ ہے کہ جب اسلام کے ہلاک دشمنوں نے مذہب شیعوں کو تصنیف کیا تو وہ خود بھی جانتے تھے کہ کوئی انسان اس مذہب کو قبول نہیں کر سکتا لہذا انہوں نے طرح طرح کی تدبیریں اس مذہب کے رواج دینے کے لئے اختیار کیں از انجملہ یہ کہ فسق و فجور کے اسے خوب وسیع کر دیئے۔ متروکات و شرائیکہ کا بازار گرم کیا چنانچہ اس قسم کی روایتیں بکثرت آج بھی کتب شیعوں میں موجود ہیں۔ از انجملہ یہ کہ انہوں نے دنیاوی طمع کا راستہ بھی خوب کشا دیا۔ سیکرڈول روایتیں اس مضمون کی ائمہ کے نام سے تصنیف کر دیں کہ فلاں سنی میں جو بہت سی قریب دنیا میں انقلاب عظیم ہو جائیگا اور برہمنی سلطنت و حکومت جاہ و حشمت شیعوں کو حاصل ہوگی پھر جب وہ سنہ آٹا امدان پیش کریں گے تو پھر نہ ہوتا تو کہہ جیتے کہ خدا کو بدابو گیا۔ ایک روایت اس قسم کی حسب ذیل ہے۔ اصول کافی مطبوعہ لکھنؤ ۳۳۲ میں امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ

بحقیقی اللہ تبارک تعالیٰ نے اس کام دین امام مہدی کے ظہور کا وقت سن ستر ہجری مقرر کیا تھا مگر جب حسین صلوات اللہ علیہ شہید ہو گئے تو اللہ کا غصہ زمین والوں پر سخت ہو گیا لہذا اللہ نے اس کام کو ستر سال تک بھیجے گا۔ ہم نے تم سے بیان کر دیا تم نے راز کو ناش کر دیا اور بات مشہور کر دی اب اللہ نے کوئی وقت اس کے بعد مقرر نہیں کیا

ان الله تبارک وتعالى قد کان وقت هذا الامر فی السبعین فلما ان قتل الحنین صوات الله علیہم اشتد غضب الله علی اهل الارض فاخذہ الخ اربعین ومانعہ فحدثنا کہ قالوا عم الحديث فکشفتم قناع السوء علیہم

الله وتابع ذلك عند قال حمزة لمحدث بذلك
 باب عبد الله عليه السلام فقال قد كان ذلك
 یہ قماش بھی قابل دید ہے کہ جب اہلسنت کی طرف سے اعتراض ہوا تو علماء شیعہ کو جواب
 دینے کی فکر ہوئی اور اس پریشانی میں انہوں نے ایسی ایسی ناگفتہ بہ باتیں کہہ ڈالیں جو عقیدہ بدلتے
 بھی بڑھ گئیں۔ مولوی حامد حسین نے استقصاء الانعام جلد اول صفحہ ۳۸ سے لیکر صفحہ ۵۸ تک پورے
 تیس صفحے اسی بحث کے نام سے سیاہ کر ڈالے مگر کوئی بات بنائے نہ بن پڑی۔ بڑی کوشش انہوں
 نے اس بات کی کہ جسے کہنا کے معنی میں تاویل کریں چنانچہ فقہ حنفی تان کر انہوں نے بدلے کے معنی بیان
 کئے ہیں جو نحو و اثبات بالشیعہ کے ہیں لیکن خود ہی خیال پیدا ہوا کہ یہ تاویل چل نہیں سکتی لہذا علامہ
 مجلسی سے ایک تاویل نقل کر کے اس پر بہت ناز کیا ہے۔ یہ عبارت استقصاء جلد اول کے صفحہ ۳۰ پر ملاحظہ ہو
 ومنہا ان میكون هذه الاخبار تسليمة
 لغو من المؤمنين المنتظرين لغزو اوليائ
 الله وغلبة اهل الحق واهله كما روى في
 فروع اهل البيت عليهم السلام وغلبتهم
 لانهم عليهم السلام وكافوا انصبا الشيعة
 في اول ابتلاءهم باسلاء المخالفين و
 دشد هم فحقهم الله ليس فرجههم
 الا بعد الفسقة او الفسق سنتا
 ليسوا ولوجعوا عن الدين ولكنهم
 اخبروا شيعة بتعجيل الفرج -

ابو حمزہ راوی، کتاب ہے میں نے یہ حدیث امام جعفر صادق
 علیہ السلام سے بیان کی انہوں نے کہا ہاں ایسا ہی ہوا
 ان مومنین کی تسلی کیے تھے جو دوستان خدا کی آسائش
 اور اپنی حق کے غلبہ کے منتظر تھے جیسا کہ اہل بیت علیہم السلام
 کی آسائش اور ان کے غلبہ کے متعلق روایت کیا گیا ہے اگر
 انہ علیہم السلام شیعوں کو شروع ہی میں بتائیے کہ مخالفین کا
 غلبہ انہیں پہلے کا اندیشوں کو مصیبت سخت ہوگی اور ان کو
 آسائش نہ ملے گی مگر ایک ہزار سال یا دو ہزار سال کے بعد وہ
 مالوس ہو جائے اور دین سے بھر جائے لہذا انہوں نے
 اپنے شیعوں کو خبر دی کہ آسائش کا زمانہ جلد آنے
 والا ہے۔

صحابہ اللہ سے منقول ہے چنانچہ اصول کافی ص ۲۳۳ میں
 حسن بن علی بن یقطين نے اپنے بھائی حسین سے انہوں
 نے اپنے والد علی بن یقطين سے روایت کی ہے کہ ابوہریرہ
 نے کہا شیعہ دوسو برس سے امید دلا دلا کر رکھے
 جاتے تھے یقطين دشمن بنے اپنے بیٹے علی بن یقطين

یہ تاویل بڑی مستند تاویل ہے۔
 عن الحسن بن علی بن یقطين عن اخيه
 الحسين عن ابيه بن یقطين قال قال
 ابو الحسن الشيعة تروني بالاماني منذ
 مائتي سنة قال قال یقطين لانه علي

ابن یقطين ما بالنا قیل لنا فلان دقيل کم
 فتم یکن قال فقال له علی ان الذی
 قیل لنا ولکم کان من مخرج واحد غیر ان
 امرکم حسی فاعطیتہ فخصه نکات کما
 قیل لکم وان امرنا لم یحضر فقلنا
 بالامان فقل قیل لنا ان هذا
 الا امرنا لیکون الا الی ما توسته
 او ثلاث ما توسته لقت القلوب
 ورجع عامة الناس من الاسلام
 ولكن قالوا ما سرعه وما اقربه
 نالفا لقلوب الناس۔

و شیوہ سے کہا یہ کیا بات ہے جو وعدہ ہم سے کیا
 وہ پورا ہو گیا اور جو تم سے کیا گیا وہ پورا نہ ہوا۔ علی نے
 اپنے باپ سے کہا کہ جو تم سے کیا گیا اور جو ہم سے کہا گیا
 سب ایک ہی مقام سے نکلا کرتا ہے وعدہ کا وقت
 آگیا لہذا تم سے خالص بات کہی گئی وہ پوری ہو گئی اور
 ہمارے وعدہ کا وقت نہیں آیا تھا لہذا ہم امید لاد کر
 بہلائے گئے۔ اگر تم سے کہہ دیا مانتا کہ یہ کام نہ ہوگا
 دو سو برس یا تین سو برس تک تو دلی سخت ہو جاتے
 اور اکثر لوگ دین اسلام سے پھر جاتے اسوجہ سے کہ
 نے کہا کہ یہ کام بہت جلد ہوگا بہت قریب ہوگا لوگوں کی
 تالیف قلب کے لئے۔

یہ تاویل اگرچہ ان روایات میں نہیں مل سکتی جن میں بر تعیین وقت پیشین گوئی کی گئی ہے
 گول گول الفاظ نہیں ہیں کہ یہ کام جلد ہوگا قریب ہوگا۔ نیز ان روایات میں بھی جمل نہیں سکتی جنہیں
 کسی خاص شخص کی امامت کی پیشین گوئی کی گئی ہے اور وہ شخص امام نہیں ہوا یا قبل از وقت مر گیا
 لیکن علمائے شیعوہ کی خاطر سے ہم اس تاویل کو قبول کر لیں تو ماحصل اس کا یہ ہے کہ اماموں کی پیشین
 گوئیاں جو غلط نکل گئیں اس کی وجہ یہ نہ تھی کہ خدا کو آئندہ کا حال معلوم نہ تھا بلکہ اصل وجہ یہ ہے کہ یہ
 پیشین گوئیاں شیعوں کی تسلی کیلئے بیان کی گئیں شیعوں کے بہلانے کے لئے ایسی باتیں کہی گئیں
 اگر شیعوں کو تسلی نہ دی جاتی اور وہ بہلائے نہ جاتے تو مرتد ہو جاتے۔
 نتیجہ اس تاویل کا ہے کہ ہمارے خیال کی تصدیق ہوتی ہے کہ عقیدہ ہدای النصیف محض ترویج
 مذہب شیعوہ کے لئے ہوئی ہے۔

مگر یہاں ایک سوال بڑا الاغیل یہ پیدا ہوتا ہے کہ بھولی پیشین گوئیاں کر کے لوگوں کو
 فریب دینا اور بہلانا کس کا فعل تھا۔ آیا ائمہ اپنی طرف سے ایسا کرتے تھے یا یہ کہ توت خدا
 کے ہیں۔ غالباً ائمہ کی آبرو کا بچاؤ ان شیعوں کے نزدیک زیادہ اہم ہو اور وہ خدا ہی کی طرف اس
 حرکت کو منسوب کریں گے تو ہم کہیں گے کہ جہل سے خدا کو بچایا تو فریب ہی کے الزام میں مبتلا کر دیا

بارش سے بچنے کے لئے صحن سے بھاگ کر پرانے کے نیچے کھڑے ہو گئے۔

یہ بات بھی نتیجہ خیز تھی کہ جو شیعوں اصحاب ائمہ تھے وہ ایسے ضعیف الاعتقاد تھے کہ ان کو مذہب پر قائم رکھنے کیلئے خدا کو یا اماموں کو جھوٹی پیشین گوئیاں بیان کرنا پڑتی تھیں۔ طرح طرح سے ان کو بہلا کر باڑتا تھا ایسا نہ کیا جاتا تو وہ مرتد ہو جاتے۔ جب اس زمانے کے شیعوں کا یہ حال تھا تو آجکل کے شیعوں کا کیا حال ہو گا اور ان کے بہلانے کے لئے مجتہدوں کو کیا کچھ نہ تدبیریں کرنی پڑتی ہوں گی۔

شیعوں کے اصحاب ائمہ کا تو یہ حال تھا مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ کو دیکھو ایسے قوی الایمان کیسے بچتے اعتقاد کے تھے کہ ان کو دین پر قائم رکھنے کے لئے نہ خدا کو جھوٹا پڑا نہ رسول کو۔ ان پر مصائب کے آلام کے پیارے ٹوٹے گئے۔ بلاؤں کی بارش برساتی گئی مگر ان کے قدم کو جنبش نہ ہوئی۔

انصاف سے دیکھو یہی ایک مسئلہ بڑا۔ پورے مذہب کی حقیقت ظاہر کرنے کیلئے کافی ہے جس مذہب میں خدا کو باطل یا فریبی مانا گیا ہو اس مذہب کا کیا کہنا۔

شیعوں کا عقیدہ ہے کہ خدا کو جب غصہ آتا ہے تو غصہ میں اس کو دوست دشمن کا امتیاز نہیں رہتا۔ حتیٰ کہ اس غصہ میں بچے دشمنوں کے دوستوں کو

دوسرا مسئلہ

نقصان پہنچا دیتا ہے۔ بہلا خیال تو کیجئے کیا خدا کی یہی شان ہونی چاہیے؟ اور کیا ایسا خدا ماننے کے قابل ہو سکتا ہے؟ سند اس عقیدہ کی پہلے مسئلہ میں اصول کافی ص ۱۳۳ سے نقل ہو چکی کہ امام حسینؑ کی شہادت سے جو خدا کو غصہ آیا تو امام مہدیؑ کا ظہور اس نے ٹال دیا حالانکہ امام مہدیؑ کے ظہور نہ ہونے سے شیعوں کا نقصان ہوا۔ قاتلان امام حسینؑ کا کیا جگہ بلکہ ان کا تو اوصاف مذہب ہو۔ یا یہ کہا جائے کہ قاتلان امام حسینؑ شیعہ تھے اسی وجہ سے خدا نے ان کو نقصان پہنچایا اور یہ واقعی بات بھی ہے۔

شیعوں کا اعتقاد ہے کہ خدا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے ڈرتا تھا۔ اس لئے بہت سے کام ان سے چھپا کر کرتا تھا۔ بظاہر انہوں نے اپنے

تیسرا مسئلہ

نزدیک تو صحابہ کرام کے ظالم ہونے کو ثابت کیا ہے مگر فی الحقیقت خدا کی عاجزی اور خلوتیت جو اس سے ثابت ہوئی اس کا انہوں نے خیال نہ کیا۔ کتاب احتجاج طبرسی میں ہے کہ جناب امیر علیہ السلام

نے فرمایا کہ خدا نے اپنے نبی کا نام یسین رکھا ہے اور سلام علی آل یسین اس لئے فرمایا کہ اگر صاف صاف سلام علی آل محمد فرماتا تو خدا کو معلوم تھا کہ صحابہ اس کو قرآن میں نہ سمجھیں گے نکال دیں گے۔ آخری فقرہ عبارت کا یہ ہے کہ لیجئے بانحنہ یقطعون قولہ سلام علی آل محمد کلا سقطوا فیدہ شیعوں کے نزدیک خدا بندوں کی عقل کا محکوم ہے اور اس پر واجب ہے کہ عدل کرے اور جو کام بندوں کے لئے زیادہ مفید ہو وہی کام کرنا ہے یہ عقیدہ شیعوں کا اس قدر مشہور اور ان کے عقائد کی ہر کتاب میں مذکور ہے کہ کسی خاص کتاب کے حوالہ کی ضرورت نہیں لغات اس عقیدہ کی ظاہر ہے اس سے زیادہ اب اور کیا ہوگا کہ خدا بھلے حاکم کے محکوم بنا دیا گیا۔ پھر جب شیعوں کا تحریر کیا ہوا انتظام عالم میں نہیں پایا جاتا اور اکثر ایسا ہی ہوتا ہے اس وقت خدا پر ترک واجب جرم قائم ہوتا ہے چنانچہ آجکل بھی صدیوں سے خدا ترک واجبہ ترک کر چکے ہیں اس نے کوئی امام معصوم دنیا میں قائم نہیں کیا۔ ایک مسلمان بھی تو ان پر خوف اس قدر رکھتا ہے کہ وہ فارسی جیسے بڑے زبان پر لکھے کا نام نہیں لیتے لیکن معلوم نہیں خدا کیلئے ترک واجب کی سزا کیلئے اور اس سزا کا دینے والا کون ہے۔

چوتھا مسئلہ

شیعہ قائل ہیں کہ خدا تمام چیزوں کا خالق نہیں۔ یہ بھی شیعوں کا مشہور عقیدہ ہے اور ان کی کتب عقائد میں مذکور ہے وہ کہتے ہیں کہ خیر و شر دونوں کا خالق خدا نہیں ہے کیونکہ شر کا پیدا کرنا بُرا ہے اور بُرا کام خدا نہیں کرتا بلکہ شر کے خالق خود بندے ہیں اس بنا پر بے گنتی بے شمار خالق ہو گئے۔ رابست کہتے ہیں کہ خیر و شر دونوں کا خالق خدا ہے اور شر کا پیدا کرنا بُرا نہیں ہے البتہ بشر کی صفت اپنے میں پیدا کرنا بُرا ہے اور اس سے خدا بری ہے۔

پانچواں مسئلہ

شیعوں کا عقیدہ ہے کہ حضرات انبیاء علیہم السلام کی ذات اقدس میں اصول کفر موجود ہوتے ہیں اصول کافی کے باب فی اصول الکفر دار کا نہ میں ابو بصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اصول کفر کے تین ہیں۔
۱۔ حریم بیکر۔ ۲۔ حریم تو آدم میں تھا جب ان کو دخت کے کھانے سے منع کیا تو حریم نے ان کو آمادہ کیا کہ لاہود سنا اس درخت میں سے کھا لیا اور بیکر ابلیس میں تھا کہ

چھٹا مسئلہ

قال ابو عبد الله عليه السلام اصول
الكفر ثلثة الحریم والاستكبار والحـ
فاما الحریم فن آدم حين نهي من الشجرة
حمله الحریم علی ان اكل منها واما

الاستیبار فابلیس حیث امر بالسجود
لادم فابی واما الحد فابنا آدم
حیث قتل احد هما صاحبه۔

جب اس کو آدم کے سجدہ کا حکم دیا گیا تو اس نے انکار
کر دیا اور حسد آدم کے دونوں شیعوں میں تھا۔ اسی
وجہ سے ایک دوسرے کو قتل کر ڈالا۔

دیکھو کس طرح حضرت آدم علیہ السلام کو ابلیس کا ہم پلہ قرار دیا ہے ایک اصول کفر ابلیس میں
ہے تو ایک آدم علیہ السلام میں بھی ہے بلکہ شدید صاحبوں نے تو حضرت آدم کو ابلیس سے بھی بدتر قرار
دیا ہے کیونکہ ابلیس میں صرف ایک اصول کفر ثابت کیا ہے یعنی تکبر اور آدم میں دو اصول کفر ثابت
کے ہیں حرص اور حسد حرص کا بیان تو اس روایت میں ہو چکا حد کا بیان دوسری روایتوں میں
جناح حیات القلوب جلد اول صفحہ ۱۳ میں ہے کہ خدا نے آدم کو اولیٰ بیت کو حد کرنے سے منع فرمایا
اور کہا کہ خبر دار میرے نوروں کی طرف حسد کی آنکھ سے نہ دیکھنا ورنہ تم کو اپنے قرب سے جدا کر دوں گا
اور بہت ذلیل کروں گا مگر آدم نے ان پر حسد کیا اور اسی کی سزا میں جنت سے نکالے گئے ابھی تک
حیات القلوب کا یہ ہے

پس نظر کروند بسوی ایشان بدیدہ حسد باین
سبب خدا ایشان را بخود گذاشت و یاری و
توفیق نداد و ایشان برداشت

یہ ہے الوا البشر حضرت آدم علیہ السلام کی تقدیر استغفر اللہ۔

ساتواں مسئلہ

نبیوں کے متعلق شیعوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ ان سے بعض خطائیں الٰہی
سرزد ہوتی ہیں کہ اس کی سزا میں ان سے توبہ تین یا چار سالہ چنانچہ

حیات القلوب جلد اول میں ہے۔

وچندین سند معتبر از حضرت صادق علیہ السلام منقول
ست کہ چون یوسف علیہ السلام باستقبال حضرت
یعقوب علیہ السلام بیرون آمد یکدیگر را ملاقات
کردند یعقوب پیادہ شد و یوسف را شوق
بادشاهی مانع شد و پیادہ نشد ہنوز از
مانندہ فالغ نشدہ بودند کہ جبرئیل بر حضرت یوسف

بہت سی معتبر مندوں کے ساتھ امام صادق علیہ السلام
سے منقول ہے کہ جب یوسف علیہ السلام حضرت یعقوب
علیہ السلام کی بیٹیوں کے لئے باہر آئے اور ایک دوسرے
سے ملے یعقوب پیادہ ہو گئے مگر یوسف کو دیر بہرہ
نے پیادہ ہونے سے روکا جب معانقہ سے فالغ ہو
تو جبرئیل حضرت یوسف پر نازل ہوئے اور خدا کی طرف

نازل شد و خطاب محزون بقتاب از جانب
رب الارباب آورد کہ اے یوسف خداوند
عالیان میفرماید کہ ملک بادشاہی تو مانع شد
کہ پیادہ شوی برائے بندہ شائستہ صدیق من
دست خود را بکشا چون دست کشود از کف دستش
و بر دایتی در میان انگشتانش نور سیران
رفت یوسف گفت ای چہ نور بودی جبرئیل گفت
نور پیغمبری بود و مطلب تو ہم خواہد رسید بعقوب تا بچہ
کردی نسبت بعقوب کہ بلنے و پیادہ نشدی۔

سے غصہ کا خطاب لئے کہ اے یوسف خداوند عالم
فرماتا ہے کہ بادشاہت نے تجھ کو روکا تو میرے
بندہ شائستہ صدیق کے لئے پیادہ نہ ہوا، ہاتھ تو
کھول جیسے ہی انہوں نے ہاتھ کھولا تو ان کی پٹلی
سے اور ایک روایت میں ہے کہ انگلیوں کے درمیان
سے ایک نور نکلا یوسف نے کہا یہ کیا نور تھا جبرئیل
نے کہا یہ پیغمبری کا نور تھا اب تمہاری اولاد میں
کوئی پیغمبر نہ ہوگا اس کام کی سزا میں جو تم نے
یعقوب کے ساتھ کیا۔

اھوال مسئلہ

نبیوں کے متعلق شیعوں کا اعتقاد یہ بھی ہے کہ وہ مخلوق سے بہت ڈرتے
ہیں اور بے اوقات مارے ڈر کے مبلغ احکام الہی نہیں کر سکتے چنانچہ
خدا کی طرف سے حجۃ الوداع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ملا کہ حضرت علی کی خلافت کا اعلان
کر دو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلام دیا کہ میری قوم ابھی تو مسلم ہے اگر میں اپنے بھائی
کے متعلق ایسا حکم دوں تو لوگ بھڑک اٹھیں گے پھر دوبارہ خدا کو عتاب کرنا پڑا کہ اے رسول
اگر ایسا نہ کر دے تو فراموشی رسالت سے سبکدوش نہ ہو گے اس پر بھی رسول نے ٹالا آخر خدا کو وعدہ
حفاظت کرنا پڑا۔ اس وعدہ کے بعد بھی رسول نے صاف صاف تبلیغ نہ کی گول گول الفاظ کہہ
انتہایہ کہ بہت سی آیات قرآنہ رسول نے مارے ڈر کے چھا دیں جن کا آج تک کسی کو علم نہ ہوا
نواب ہر سکا ہے (دیکھو عباد الاسلام منصفہ مولوی دلدار علی شہید اعظم شیخ)

نواں مسئلہ

نبیوں کے متعلق شیعوں کا ایک نفسی عقیدہ یہ بھی ہے کہ وہ خدا کے بھیجے ہوئے
انعام کو رد کرتے تھے۔ خدا بار بار ان کو انعام بھیجتا اور وہ اس کے لینے سے
انکار کر دیتے تھے۔ آخر خدا کو کچھ ذرا لڑائی دینا پڑا تا تھا اس وقت وہ اس انعام کو قبول
کرتے تھے مگر خدا کی کچھ قدر منزلات ان کے دل میں نہ تھی۔ ہمول کافی ص ۲۹ میں ہے۔
عن رجل من اصحابنا عن ابی عبد اللہؑ ہما سے اصحاب میں سے ایک شخص امام جعفر صادق علیہ السلام
علیہ السلام قال ان جبرئیلؑ نزل علی محمدؐ سے روایت کرتا ہے کہ انہوں نے فرمایا جبرئیلؑ نازل علیہ السلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال له يا محمد
ان الله يشرك بمولود بولدين فاطمة
تقتله امتك من بعدك فقال
وعلى ربى السلام لا حاجة لى فى
مولود بولدين فاطمة تقتله امتى
من بعدى فخرج جبريل الى السماء
ثم هبط فقال يا محمد ان ربك يقرئك
السلام ويشرك بانك جاعل في حق
الامامة والولاية و
الوصية فقال لى قد رضيت
ثم ارسلى الى فاطمة
ان الله يشرك بمولود بولدين
لك تقتله امتى من بعدى
فارسلت اليها ان لا حاجة
لى فى مولود تقتله امتك من
بعدك فارسلت اليها ان الله
عز وجل قد جعل فى خروجه
الامامة والولاية والوصية
فارسلت اليها لى قد رضيت

پر نازل ہوئے اور ان سے کہا کہ اے محمد اللہ آپ کے ایک
بچہ کی بشارت دیتا ہے جو فاطمہ سے پیدا ہوگا۔ آپ کا
امت آپ کے بعد اس کو شہید کرے گی تو حضرت فرمایا کہ
اے جبریل میرے رب پر سلام ہو مجھے اس بچہ کی کچھ حاجت
نہیں جو فاطمہ سے پیدا ہوگا، اس کو میری امت میں بعد قتل
کرے گی۔ پھر جبریل چلے پھر آئے اور انہوں نے دلیا
ہی کہا۔ آپ نے فرمایا اے جبریل میرے رب پر سلام
ہو مجھے حاجت اس بچہ کی نہیں جس کو میری امت میں
بعد قتل کرے گی جبریل پھر آسمان پر چلے پھر آئے اور
انہوں نے کہا کہ اے محمد آپ پر درد کا آپ کو سلام
فرماتا ہے اور آپ کو بشارت دیتا ہے کہ وہ اس بچہ
کی ذریت میں امامت اور ولایت اور وصیت مقرر
کے گا تو حضرت نے فرمایا کہ میں راضی ہوں۔ پھر
آپ فاطمہ کو خبر بھیجی کہ اللہ مجھے بشارت دیتا ہے ایک
بچہ کی جنم سے پیدا ہوگا میری امت میں سے بعد اس
قتل کرے گی فاطمہ نے بھی کہا، میں اس بچہ کی حاجت اس
بچہ کی نہیں جس کو آپ کی امت آپ کے بعد قتل کرے گی
تو حضرت نے کہا، میں اس کو اللہ عز وجل نے اس کی ذریت
میں امامت اور ولایت اور وصیت مقرر کی ہے
تب فاطمہ نے کہا، بھیجا کہ میں راضی ہو گئی۔

دیکھو کس طرح رسول نے خدا کی بشارت کو بار بار رد کر دیا اور شہادت فی سبیل اللہ
کو حقیر سمجھا اور حضرت فاطمہ نے بھی سنت رسول کی پیروی خدا کی بشارت کو رد کر دیا۔ یہ بھی
معلوم ہوا کہ اگر خدا امامت کا لایق نہ دیتا تو بھی رسول خدا کے انعام کو قبول
نہ کرتے۔

سوال مسئلہ شیعوں کا یہ اعتقاد ہے کہ انبیاء علیہم السلام اپنی تعلیم کی اجرت مخلوق سے

شریف میں حکم دیا ہے کہ اپنی تعلیم کی اجرت لوگوں سے مانگ لیجئے۔ لہذا انبیاء علیہم السلام کی کس قدر قربان اس عقیدہ میں ہے۔ آج ان کے ادنیٰ غلامان غلام ایسے موجود ہیں جو عمر بھر کوئی کام ایسا نہیں کرتے جس کی اجرت مخلوق سے مانگیں جو کام کرتے ہیں خالصاً لوجہ اللہ کرتے ہیں۔ یہ عقیدہ شیعوں کا بہت مشہور ہے اور آیت کریمہ **قُلْ لَا أَشْكُلُكُمْ عَلَيْهِ اجْرًا إِلَّا الْمُؤَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ** کی تفسیر میں مفسرین شیعہ نے ذکر کیا ہے کہ اس آیت کا مطلب ہے کہ نبی کہہ دیجئے کہ میں تم سے اور اجرت نہیں مانگتا صرف یہ اجرت مانگتا ہوں کہ میرے قریب والوں سے محبت کرو اور قربات والوں سے مراد علی فاطمہ حسین میں اور محبت کا مطلب یہ ہے کہ میرے بعد ان کو مثل میرے امام مانو۔

اہل سنت کہتے ہیں یہ مطلب آیت کا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ بیوں آئین قرآن شریف میں یہ جس میں دوسرے پیغمبروں کی بابت ذکر ہے کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ ہم تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتے۔ تجارتی اجرت تو خدا کے ذمہ ہے۔ اور بہت سی آیتیں ہیں جن میں خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا ہے کہ آپ کہہ دیجئے میں اس تعلیم پر کوئی اجرت نہیں طلب کرتا یہ تو صرف ہدایت فتح کا کام ہے۔ لہذا آیت مذکورہ کا یہ مطلب ہے کہ نبی کہہ دیجئے کہ میں تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا۔ صرف یہ کہتا ہوں کہ میں تمہارا قربت دار ہوں۔ قربت کا خیال کہ مجھے ایذا پہنچاؤ۔

اس بحث میں ایڈیٹر اصلاح سے تحریری مباحثہ ہوا۔ بالآخر ایک خاص رسالہ موسوم بہ تفسیر آیت مودت القرآن اس ناچیز نے تالیف کیا جس کے بعد ایڈیٹر صاحب اصلاح ایسے خاموش ہوئے کہ صدائے برخاست۔

گیارہواں مسئلہ یہ فتنہ کے متعلق ہے بہت مشہور مسئلہ ہے لہذا حوالہ کتاب کی حاجت نہیں ہے۔ یہ شیعہ ہر موقع پر مطاعن صحابہ میں ہر فتنہ کا ذکر کرتے رہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فتنہ فاطمہ کو دے گئے تھے حضرت ابو بکر نے جھین لیا۔ مگر عقل کے دشمن اتنا نہیں سوچتے کہ رسول پر کس قدر سخت الزام خود غرضی اور دنیا طلبی کا غامد ہونا ہے لہذا اللہ شہد

بارہواں مسئلہ

عقیدہ تحریف کے متعلق ہے جس کی بابت تنبیہ الحارثین کے بعد اب کچھ کھنے کی حاجت نہیں۔ پانچوں قسم کی تحریف کی روایتیں ملاشیو کا

استدلال سب کچھ اس میں نقل ہو چکا۔

تیرہواں، چودھواں، پندرہواں مسئلہ

ازواج معقرات کے متعلق ہے کہ شیعوں نے خلاف فقہ و نقل کس قدر ناپاک

تقدیر ان کے متعلق قائم کر رکھا ہے اس کے متعلق بھی اب کچھ کھنے کی ضرورت نہیں جس کا بی چلے ہمارا رسالہ تفسیر آیت تطہیر دیکھئے۔

سولہواں مسئلہ

صحابہ کرام کے متعلق ہے اس کیلئے کسی حوالے کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ واقعات ہیں جن کا کوئی منکر نہیں ہے اور صحابہ کرام کے متعلق جیسا تجس

تقدیر شیعوں کا ہے وہ بھی ظاہر ہے۔

سترہواں مسئلہ

شیعوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ ان کے مجوزہ بارہ امام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل اور ہم رتبہ ہیں اور اسی طرح معصوم و مفترض الطاعتہ ہیں۔

راصول کافی کتاب الحجۃ صاف الفاظ میں ہے کہ "ائمہ کو وہی بزرگی حاصل ہے جو محمد علیہ السلام حاصل ہے" اسی حدیث کو صاحب جملہ حیدری نے نظم کیا ہے کہ

ہمہ صاحب حکم بر کائنات ہمہ چوں محمد منزہ صفات

اٹھارواں مسئلہ

اماموں کی بابت شیعوں کا یہ عقیدہ ہے کہ وہ ران سے پیدا ہوتے ہیں پیدا ہوتے ہی تمام آسمانی کتب کی تلاوت کر ڈالتے ہیں اور ان کی

پیشانی پر یہ آیہ تمت کلمت ربك صدق و صدق لکھی ہوتی ہے۔ سب سے زیادہ ان کا نہیں ہوتا۔

ناف بریدہ قند شدہ پیدا ہوتے ہیں اور بجائے قابل کے امام سابق کام کرتے ہیں۔ دیکھو اصول کافی و تصنیفات علامہ باقر مجلسی۔

انیسواں مسئلہ

امام مہدی کے غائب ہونے کے متعلق ہے یہ عقیدہ بھی شیعوں کا اس قدر مشہور ہے کہ کسی خاص کتاب کے حوالہ دینے کی بالکل ضرورت نہیں۔

بیسواں مسئلہ

اماموں کی بابت شیعوں کا یہ عقیدہ ہے کہ ان کے پاس تمام انبیاء کے معجزات ہوتے ہیں عصائے موسیٰ، انگشتری سلیمان اسم اعظم اور شکر جات

وغیرہ وغیرہ اور ان کو اپنے مرنے کا وقت بھی معلوم ہوتا ہے اور ان کی موت ان کے اعتبار میں ہوتی ہے دیکھو اصول کافی کتاب الحجۃ بکثرتِ عادت ان مسامین کی ہیں۔ حضرت علیؓ ان علاوہ ان اوصاف کے قوتِ جسمانی بھی ایسی تھی کہ جبریل جیسے شدید القوی فرشتے کے جنگِ غیر میں پرکاش ڈالے۔ دیکھو حیاتِ القلوب وعلوٰ جبرئیل۔ ہاں یہ ہمہ ائمہ نے کہی ان معجزات کا نام نہ لیا۔ مذکور کہیں گیا۔ حضرت فاطمہؓ پر بار پٹ ہوئی۔ حل گر ادا کیا گیا۔ حضرت علیؓ سے جبرئیل بیعت لگائی۔

اس مسئلہ کو اور نیز اس کے بعد جو بیسیں مسئلے تک ہم نہایت مفصل اپنی دوسری تصنیفات میں بیان کر چکے ہیں کتب شیعہ کی عبارتیں بھی نقل کر چکے ہیں اس لئے یہاں طول دینا فضول معلوم ہوتا ہے۔ دیکھو مناظرہ مکیریاں۔

پچیسواں مسئلہ شیعیان اپنے فاضل سازائے کے اصحاب کی بڑی عزت کرتے ہیں ان میں باہم نزاعات ہوتیں اور باوجود امام کے زندہ ہونے کے وہ نزاعات ریف و رفع ہو کر ترکِ کلام و سلام کی نوبت آتی مگر شیعیان میں سے کسی کو غلطی نہیں کہتے سب کا اچھا سمجھتے ہیں اور مانتے ہیں بخلاف اس کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی کچھ بھی عزت نہیں ان میں اگر کوئی نزاع ہوا اور وہ بھی بعد رسول کے تو کہتے ہیں ایک فریق کو برا کہنا ضروری ہے۔ ایسے ائمہ کے اصحاب کی تو یہاں تک پاسداری ہے کہ ان فاسق، فاجر، شرابی لوگ بھی ہیں ان کو بھی مانتے ہیں اور کہتے ہیں خدا کی رحمت سے کیا بعید ہے کہ فلاں امام کے طفیل میں ان کے یہ گناہ معاف ہو جائیں۔ یہیں سے سمجھ لینا چاہئے کہ شیعوں کو کوئی تعلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں اگر کچھ بھی تعلق ہوتا تو ان کے اصحاب کی کم از کم اتنی عزت تو کرتے جتنی اپنے ائمہ کے اصحاب کی کرتے ہیں۔

چھبیسواں مسئلہ شیعہ جن حضرات کو امام مسموم کہتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم ان کے پیروں میں ان کے اصحاب کی یہ حالت تھی کہ ان میں نہ امانت تھی نہ بحال

نہ وفاداری یہ سب صفتیں المنست میں تھیں۔ اصول کافی ص ۲۳۴ میں عبداللہ بن یعقوب سے روایت ہے قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام اخي اخذ الناس نیکثر عجبی منا توام لا یؤدکم ویتولون فلانا وذلانا لہما صلتہ وصفا میں نے امام جعفر صادق سے کہا کہ میں لوگوں سے عطا ہوں تو بہت تعجب ہوتا ہے کہ جو لوگ آپ لوگوں کی ولایت کے قائل نہیں فلاں اور فلاں کو مانتے ہیں

فستطیع هو فقلت لا حتی یؤذن لہ قلت
 فآخبرنی بذا قال نعم قال زدنی وجوب
 فقلت الکوۃ فقلت
 زرارۃ فآخبرنی بھا قال
 ابو عبد اللہ وسکت عن لعنہ قال
 انه قد اعطانی الاستطاعۃ من حیث لا یعلم
 وما حکم هذا الیوم بکلام الرجال
 ف یہی زرارہ صاحب ہیں جن پر امام جعفر صادق نے لعنت کی اور دوسری روایت میں
 ہے کہ انہوں نے بھی امام جعفر صادق پر لعنت بھیجی۔ امام نے یہ بھی فرمایا کہ وہ میرے اوپر لعنت
 کرتا ہے۔ زرارہ کوئی اصول نہیں ہے۔ مذہب شیعہ کے رکن اعظم اور راوی احمد ہیں۔
 خاص کتاب کافی کی ایک ثلث احادیث انہیں کی روایت سے ہیں۔
 یہ بھی مہارشیہ کو قرار ہے کہ اصحاب ائمہ نے ائمہ سے نہ اصول دین کو یقین کے ساتھ حاصل
 کیا تھا نہ فروع دین کو۔ ائمہ ان سے تقیہ کرتے رہے اور اپنا اصلی مذہب ان سے چھپایا
 اس مضمون کی روایات بھی کتب شیعہ میں بہت ہیں۔ فہرست کے طور پر دو ایک روایتیں سن لیجئے
 علامہ شیخ مرتضیٰ الزمردی اصول مطبوعہ ایران کے صفحہ ۸۶ میں لکھتے ہیں۔

فقدان ما ذکر من تمکن اصحاب الأئمة
 من اخذ الاصول والفروع بطریق التیقہ
 دعوی منوعۃ واضعۃ للمنع داخل ما یستند
 علیہا ما علم بالبعین والاشہر من
 اختلاف اصحابہم صلوات اللہ
 علیہم فی الاصول والفروع ولذا
 شکی غیرواحد من اصحابہ الأئمة
 الیہم اختلاف اصحابہ فاجابوہم
 تارة بانہم قد اتوا بالاختلاف بینہم
 پھر جو یہ بیان کیا ہے کہ اصحاب ائمہ نے اصول و
 فروع دین کو یقین کے ساتھ حاصل کیا۔ یہ دعویٰ
 ناقابل تسلیم ہے اور اس کا ناقابل تسلیم ہونا ظاہر
 ہے اور کم سے کم اس کی شہادت یہ ہے جو چیز ان کے
 دیکھی گئی اور نقل سے معلوم ہوئی کہ ائمہ صلوات اللہ
 علیہم کے اصحاب اصول و فروع میں باہم مختلف تھے
 اور اسی وجہ سے بہت سے اصحاب ائمہ نے ائمہ سے شکایت کی
 کہ آپ اصحاب میں اس قدر اختلاف کیوں ہے تو ائمہ
 نے کبھی یہ جواب دیا کہ یہ اختلاف ہم نے خود ڈالا ہے

حقاً للمعاشعہ کافی روایت حمید
و زہارۃ والی ایوب الجزار و لغوی
اجا ابو حمران ذاللمن جفت
الکذا مبین کما فی روایۃ
الفیض بن المختار۔

ان لوگوں کی جان بچانے کے لئے چنانچہ حریر و
زرارہ اور ابو ایوب جزار کی روایت میں یہ منقول
ہے اور کبھی یہ جواب دیا کہ یہ اختلاف جوڑ
لہنے والوں کے سبب سے پیدا ہو گیا ہے جیسے
فیض بن مختار کی روایت میں منقول ہے۔

مروئی و دارعلی صاحب اساس
لا نسلم انکم کا تراجم کتب بتحلیل
القیع والیقین کما یطہر من حجبہ اصحاب
الا ثمة بل انکم کا تراجم مورین بلخذ
الاحکام من الثقاۃ ومن غیرہم ایضا
مع قیام مرتبۃ تفید الظن کما سرت
سرا را بالحا و مختلفۃ کیف ولولہ
یکن الا مرکز لک لزمران یکون
اصحاب ابی جعفر الصادق الذین لخص فیہ
کتبہ سمع احادیثہ مثلاً ہا لکن مستوجب
النار و ہکذا حال جمیع اصحاب الا حقا فانہم
کافی مختلفین فکثیر من المسائل الجزئیۃ و

اسلامی اصول مطبوعہ لکھنؤ کے صفحہ ۱۲۴ میں کہتے ہیں
ہم اس بات کو نہیں مانتے کہ اصحاب ائمہ پر یقین
کا حاصل کرنا ضروری تھا چنانچہ اصحاب ائمہ کی روایت
سے یہ بات ظاہر ہے بلکہ ان کو حکم تھا کہ احکام دین
کو ثقہ غیر ثقہ نسبت لیں بشرطیکہ قرینہ سے گمان نہ
حاصل ہو جائے جیسا کہ تم کو مختلف طریقوں سے معلوم
ہو چکے اور اگر ایسا نہ ہو تو لازم آئے گا کہ امام باقر
صادق کے اصحاب جن سے یونس نے کتابیں لیں اور
ان کی احادیث میں ہلاک ہونے والے اور دوزخی
ہوں اور یہی حال تمام اصحاب ائمہ کے ہو گا کہ وہ
لوگ مسائل جزئیہ وغیرہ میں مختلف تھے جیسا کہ کتاب
الحدیث وغیرہ سے ظاہر ہے اور تم اس کو معلوم کر چکے ہو

الفرغیہ کما یظهر فیما من کتاب الحدیث وغیرہ وقد عرفتہ
اب ایک روایت اس مضمون کی دیکھ لیجئے کہ ائمہ اپنے مخلص شیعوں سے بھی تفریق کرتے تھے
حتی کہ ابو بصیر جیسے مسلم انکلی سے بھی کتاب استبصار کے باب الصلوۃ میں ہے۔

ابو بصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق
سے پوچھا کہ سنت فجر کس وقت پڑھوں تو انہوں
نے کہا کہ بعد طلوع فجر کے میں نے کہا کہ امام باقر علیہ
السلام نے تو مجھے حکم دیا تھا کہ قبل طلوع فجر کے پڑھ لیا

عن ابی بصیر قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام
صلی اللہ علیہ وسلم قال لی بعد طلوع الفجر قلت
فیما ان ابی جعفر علیہ السلام امر فی اہ
اصلیا قبل طلوع الفجر فقال یا ابی محمد

ابو بصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق
سے پوچھا کہ سنت فجر کس وقت پڑھوں تو انہوں
نے کہا کہ بعد طلوع فجر کے میں نے کہا کہ امام باقر علیہ
السلام نے تو مجھے حکم دیا تھا کہ قبل طلوع فجر کے پڑھ لیا

ان الشيعة اتوا الى مستودع
فافتاحهم بمهر الحق والتوفى
شكاكا فافتيتهم بالتقية

تو امام صادق نے کہا کہ اسے ابو محمد شیعہ میرے والد
کے پاس ہدایت حاصل کرنے کو آتے تھے لہذا میرے
والد نے ان کو صبح مسلک بتا دیا اور میرے پاس
شک کرتے ہوئے آئے لہذا میں نے ان کو تقیہ
سے قوی دیا۔

فہذا لیسری حرکت دیکھنے کے قابل ہے جب امام ہاشمی علیہ السلام اس مسئلہ کو بتا چکے تھے تو
اس کو امام جعفر صادق سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے غالباً ان کا امتحان لینا منظور تھا۔
کیونکہ جانب مائری واجب انہیں حالات پر اور انہیں روایات کی مینا پر آپ اپنے کو
متبع اللہ کہتے ہیں۔

حضرات شیعہ اولاد رسول میں گنتی کے چند اشخاص کے ماننے کا دعویٰ
کرتے ہیں۔ ساتی سینکڑوں ہزاروں اشخاص کو برا کہنا ان عداوت
رکھنا ان پر تبرا بیجا ضروری جانتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ ہم محبت آل رسول ہیں۔ شواہد
اس مضمون کے کتب شیعہ میں بہت ہیں۔ کتب احتجاج مطبوعہ ایران میں بڑے فخر کے ساتھ
لکھا ہے کہ اولاد رسول میں سے جو لوگ مسئلہ امامت میں ہمارے مخالف ہیں ہم ان کا کچھ بھی
خیال نہیں کرتے ان سے عداوت رکھتے ہیں ان پر تبرا بھیجتے ہیں۔ اصل عبارت کتاب احتجاج کے
مناظرہ مکیریاں میں منقول ہے جس کا جی چاہے دیکھ لے۔

صوبہ بون جو تمام مذاہب میں بدترین گناہ ہے تمام دنیا کے عقائد
نے اس کو سخت ترین عیب مانا ہے۔ مذہب شیعہ نے اس
کو اعلیٰ ترین عبادت قرار دیا ہے۔ دین کے دس حصے بتلائے ہیں ان میں سے نو حصے جھوٹ
بولنے میں ہیں جو جھوٹ نہ بولے اس کو بے دین و بے ایمان کہتے ہیں۔ جھوٹ بولنا خدا
کا دین بتایا گیا ہے۔ انبیاء و ائمہ کا دین کہا گیا ہے۔ اصول کافی مطبوعہ کفرو کے ۲۸۱ میں ہے۔
عن ابن ابی عمیر و الامجدی قال قال ابو عبد اللہ
علیہ السلام یا ابا عمر اندتحتہ اعشار
الدین فی التقیۃ و لا دین لمن لا تقیۃ لہ
ابن عمیر عیسیٰ سے منقول ہے انہوں نے کہا کہ مجھ سے
امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ دین کے دس
حصوں میں سے نو حصہ تقیہ میں ہے اور جتنی دیکھ

والقیۃ فی کل شیء الا فی النبیذ و
المسح علی الخفین۔

ایضاً اصول کافی ص ۳۸۲ میں ہے۔

قال ابو جعفر علیہ السلام التقیۃ من
ذین دین ابائی ولا ایمان
لن لا تقیۃ لہ۔

اگر ماری صاحب فرمیں کہ ان احادیث میں تو تقیہ کی فضیلت بیان ہوئی ہے
نہ جھوٹ بولنے کی تو میں عرض کروں گا کہ تقیہ کے معنی جھوٹ بولنے ہی کے ہیں۔ علماء
شیعہ نے بہت کچھ لکھا ہے اسے لیکن تقیہ کے معنی امام محصوم کے قول سے ثابت ہیں۔ اس
کوئی تاویل چل نہیں سکتی۔ اصول کافی ص ۳۸۲ میں ہے۔

عن ابی بصیر قال قال ابو عبد اللہ
علیہ السلام التقیۃ من دین اللہ
قلت من دین اللہ قال ای واللہ من دین اللہ
یلقی قال یوسف ایسہا العیور
انکم لسا رقون واللہ ما
کانوا سر قوا شیئا ولقد قال ابوہم
انی سقیم واللہ ما کانت
سقیما۔

اس حدیث میں تقیہ کی فضیلت بھی معلوم ہوئی کہ وہ خدا کا دین اور پیغمبروں کا
شیوہ ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تقیہ نام جھوٹ بولنے کا ہے کیونکہ ایک شخص نے جو رہی نہیں
لے حضرت یوسف علیہ السلام پر فرمایا ہے انہوں نے ہرگز قاطعاً دین کو چھو نہیں کہا تھا۔ قرآن شریف میں ہے۔

واذن مؤذن ایسا العیور انکم لسا رقون یعنی ایک اللہ دینے والے نے یہ اعلان دیا کہ اے قافلہ والو تم جو رہو
اور اس اللہ دینے والے نے بھی اپنے خیال کے مطابق سچا اعلان دیا تھا۔ یہ حضرت ابراہیم کا واقعہ انہوں نے ایک
اپنے کو بیان کیا تھا اور یہ حقیقت ان کو اُس وقت درج و تم کی بیماری تھی۔

کی تھی اس کو امام نے جو رکھا امام اس کو تقیہ کہتے ہیں اور ایک شخص بیمار تھا اس نے اپنے کو بیمار کہا امام اس کو تقیہ کہتے ہیں اور اسی کو جھوٹ بھی کہتے ہیں۔

ف تقیہ کی پہلی حدیث میں غیبی ہے اور موزوں پر مس کرنے میں تقیہ کرنے کی ممانعت ہے۔ یہ عجیب لطیف ہے۔ خدا جلنے ان دونوں کاموں میں کیا بات ہے تقیہ کر کے خدا کے ساتھ شرک کرنا اور دنیا بھر کے گناہوں کا از نکاب چائز ہو مگر یہ دونوں کام جائز نہیں ہیں عقل حیران ہے مگر استنبار کے صنف کہتے ہیں کہ ایک دوسری روایت میں ان دونوں میں میں بھی تقیہ کرنے کی اجازت ہے اور ہر اعلیٰ اسی کے مطابق ہے اور اسی حدیث کا مطلب انہوں نے یہ بیان کیا ہے کہ ان دونوں کاموں میں تقیہ اس وقت جائز ہے جب جان یا مال کا خوف شدید ہو معمولی تکلیف کے لئے جائز نہیں۔ عبارت استنبار کی حسب ذیل ہے۔

والا لسان میكون الا بالانقیابہ | اور تعمیری بات یہ ہے کہ امام نے یہ مراد لیا ہوگا
احدا اذ الحی یبلغ الخوف علی | کہ میں ان کاموں میں کسی سے تقیہ نہیں کرتا جب تک
انفس و المال وان لم یجد فی شقتہ | جان یا مال کا خوف نہ ہو معمولی تکلیف کو برداشت
احتمله وانما یجوز التقیہ فی ذلك عند | کر لیتا ہوں اور ان کاموں میں تقیہ اسی وقت جائز
الخوف الشدید علی النفس و المال | ہے جب کہ خوف شدید جان یا مال کا ہو۔

استنبار کی اس عبارت میں بھی معلوم ہوا کہ شدید جو کہتے ہیں کہ تقیہ ہمارے بیاں خوف جان یا مال کے وقت کیا جاتا ہے بالکل غلط ہے خوف جان یا مال کی قید صرف مذکورہ بالا کاموں میں ہے ان کے سوا اور امور میں بغیر خوف جان و مال کے بھی تقیہ جائز ہے۔

ف بعض شدید تقیہ کی بحث میں گھبرا کر یہ بھی کہہ بیٹھے ہیں کہ تقیہ اہل سنت کے بیاں بھی ہے مالا کہ یہ محض فریب اور دھوکہ دینے کی بات ہے اہل سنت کے بیاں ہرگز تقیہ نہیں ہے امور ذیل کے مجھے کے بعد یہ بات بالکل صاف ہو جاتی ہے۔ اول اہل سنت کے بیاں تقیہ کرنا کوئی ثواب کا کام نہیں کوئی ضروری کام نہیں نہ اس میں کوئی فضیلت ہے جیسا کہ شیعوں کے بیاں ہے دوم اہل سنت کے بیاں خوف شدید کے وقت میں بحالت اضطرار و اکراہ تقیہ کی اجازت ہے ہر اسی طرح جیسے کہ بحالت اضطرار سور کا گوشت کھالینا قرآن شریف میں جائز کیا گیا ہے۔ اس اجازت کی بنا پر کون کہہ سکتا ہے کہ سور کا گوشت مسلمانوں کے بیاں جائز ہے

نوم اہلسنت کے یہاں حالت اضطرابیں بھی تقیہ جائز ہے واجب نہیں اگر کوئی شخص تقیہ کرے
جان دیدے تو ثواب پائے گا۔ چہارم اہلسنت کے یہاں نیا تعلیم السلام بلکہ جمیع پیشوایان
دین کے لئے تقیہ جائز نہیں صرف ان لوگوں کے لئے جائز ہے جن کے تقیہ کرنے سے دین و
مذہب پر کوئی اثر نہ پڑے۔ ان کھٹے کھٹے فرقوں کے بعد یہ کہنا کہ اہل سنت کے یہاں تقیہ
ہے سوائے جہاں کے اور کس چیز کی دلیل ہو سکتا ہے۔

سوال ۱۹ مسئلہ | مذہب شیعہ میں اپنا دین چھانے کی بڑی تاکید ہے اور دین کے
ظاہر کرنے کی سخت ممانعت ہے اصول کافی ص ۵۸ میں ہے۔

عن سلیمان بن خالد قال قال ابو عبد الله
عليه السلام يا سليمان انكم على دين
من كنتم اعز الله ومن
اذاعه اذله الله۔
سلیمان بن خالد سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق
علیہ السلام نے فرمایا کہ تحقیق تم لوگ ایسے دین پر
ہو کہ جو اس کو چھپائے گا اللہ اس کو عزت دے گا اور
جو اس کو ظاہر کرے گا اللہ اس کو ذلیل کرے گا۔

فی الحقیقت شیعوں کا مذہب چھپانے ہی کے قابل ہے انہوں نے بڑی عقلمندی کی
کہ زمانہ سلف میں اپنا مذہب ظاہر نہ کیا ورنہ اس کا باقی رہنا دشوار تھا اب شیعوں کی کتابیں
چھپ گئیں اس لئے بہت سی باتیں ان کے مذہب کی معلوم ہو گئیں لیکن علمائے شیعہ اب بھی
اپنے غوام سے اپنے مذہب کے اسرار پوشیدہ رکھتے ہیں۔

سوال ۲۰ مسئلہ | شیعوں کے مذہب شریعت میں زنا کو ایک عجیب تدبیر سے جائز کیا گیا ہے
اول تو متعری کیا کم تھا اور متعری بھی طرح طرح کی جہتیں مثلاً متغ

دوری وغیرہ لیکن راہ راست زنا کو بھی جائز کر لیا گیا۔ عورت و مرد تنہا راضی ہو جائیں
کوئی گواہ بھی نہ ہو حضرات شیعہ کے مذہب میں یہ بھی نکاح ہے۔ ذریعہ کافی جلد دم ۱۹۸ ص ۵۸

عن ابی عبد الله عليه السلام
قال جاء امرأة الى عمرو فالت
الى ذنبت فطعموني فامرها ببقا ان
توحجمنا خبر بذلك امير المؤمنين
صلوات الله عليه فقال كيف
امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک
عورت حضرت عمر کے پاس آئی اور اس نے کہا میں
زنا کر رہی ہوں مجھے پاک کر دیجئے حضرت عمر نے اس کے
سنگ مار کرنے کا حکم دیا اس کی اطلاع امیر المؤمنین
صلوات اللہ علیہ کو کی گئی تو انہوں نے اس عورت

زَنَّتْ قَالَتْ مَوْتٌ بِالْبَدِيَةِ فَاَصَابَهَا
عَطَشٌ شَدِيدٌ فَاسْتَقَاتِ امْرَأَتُهَا
قَالَتْ اَنْ يَسْقِيَنِي اِلَّا اَنْ اُمْكِنْتَهُ مِنْ
نَفْسِي فَلَمَّا اجْلَسَتْ فِي فَمِ الْعَطَشِ وَ
خَفَّتْ عَلَى نَفْسِي سَقَانِي فَاُمَكِنْتَهُ
مِنْ نَفْسِي فَقَالَ امِيرُ الْمُؤْمِنِينَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ هَذَا تَزْوِيجٌ
وَرَبُّ الْحَكِيْمَةِ

ترجمہ

پوچھا کہ تو نے کس طرح زنا کی تھی اس عورت نے کہا
میں جنگل گئی تھی وہاں مجھ کو سخت پیاس معلوم ہوئی
ایک اعرابی سے میں نے پانی مانگا اس نے مجھے پانی
پلانے سے انکار کیا مگر اس شرط پر کہ میں اس کو اپنے
اوپر قابو دوں جب مجھ کو پیاس نے مجھ کو بہت مجبور کیا
اور مجھے اپنی جان کا اندیشہ ہوا تو میں راضی ہو گئی
اس نے مجھے پانی پلا دیا اور میں نے اس کو اپنے اوپر
قابو دیدیا۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ تو
قسم رب کعبہ کی نکاح ہے۔

دیکھئے اس روایت کے مطابق زنا کا وجود دنیا سے اٹھ گیا بازاروں میں جس زنا کا
ارتکاب ہوتا ہے اس میں موت و مرد باہم راضی ہو ہی جاتے ہیں یہاں اگر بانی بلا لایا
تو وہاں اس سے بڑھ کر روپیہ دیا جاتا ہے۔ گواہ کی صیغہ نکاح کی شرط نہ رہا ہے
نہ وہاں۔ شاہنشاہ۔

مقصود ہے کہ سیم تنوں کا وصال ہو چکا۔ مذہب دیا جائے کہ زنا بھی ملال ہو۔

کتیباں مسلمہ | متعہ مذہب شیعہ میں نہ صرف ملال بلکہ اتنی بڑی عبادت ہے کہ نماز روزہ
کی بھی اس کے سامنے کچھ ہستی نہیں۔ تفسیر منہج الصادقین میں ہے کہ
متعی مراد عبادت جو حرکات کہتے ہیں ہر حرکت پر ان کو ثواب ملتا ہے۔ غسل کرتے تو غافل
ہر قطرہ سے فرشتے پیدا ہوتے ہیں اور تیرے تعداد فرشتے قیامت تک تسبیح و تہلیل میں مشغول رہیں
اور ان کی تمام عبادات کا ثواب متعہ کرنے والوں کو ملے گا۔ ایک مرتبہ متعہ کرنے سے امام حسین کا
دو مرتبہ میں امام حسن کا تین مرتبہ میں حضرت علی کا چار مرتبہ میں رسول خدا کا ارتبہ ملتا ہے۔ جو
متعہ نہ کرے گا وہ قیامت کے دن نکال دیا جائے گا۔

حضرات شیعہ نے متعہ میں ایک لطیف صورت اور پیدا کی ہے اور اس کا نام متعہ دوریہ رکھا
ہے جس کے ذکر سے بھی شرم معلوم ہوتی ہے بادلِ نخواستہ نقد ضرورت ذکر کیا جاتا ہے۔ صورت
اس کی یہ ہے کہ دس میں انی کی کسی ایک عورت سے متعہ کریں اور یکے بعد دیگرے اس

اس سے ہم بستر ہوں۔ لغو یا لٹنہ۔ اب چند روز سے شیعوں کا انکار کرنے لگے ہیں مگر اپنی کتابوں کو کیا کریں گے۔ قاضی نور اللہ شوستری سے کچھ نہیں پڑا تو اپنی کتاب مصائب النواصب میں یہ قید لگا دی کہ ہمارے ہاں متعہ دوریہ اس عورت سے جائز ہے جس کا حیض بند ہو چکا ہو عبارت ان کی یہ ہے۔

واما تا ساعدان مانسبہ الی اصحابنا
من انہم جوزوا ان یتنبع الرجال
المتعدون لیلۃ واحدة من امراء
سواء کانت من ذوات الاقدام لا
فما خان فی بعض قیودہ وذلک
لان الاصحاب قد خصوا ذلک بالآئۃ
لابسایع بالآئۃ وغیرہا من
ذوات الاقراء۔

قاضی نور اللہ شوستری نے یہ جو تاویل کی ہے اگر مان بھی لی جائے تو بھی جس قدر حیاتی اس نفل میں ہے ظاہر ہے جس مذہب میں ایسے عیال کے انعال جائز ہوں اس مذہب کے ٹمہ ہونے میں کیا شک ہے۔

النجم دور جدید کے فہرہ حرام میں متعہ کی بحث لکھی جا چکی ہے جس میں ثابت کر دیا گیا ہے کہ متعہ مذہب اسلام میں کبھی حلال نہ تھا قرآن شریف کی متعدد آیتیں بھی اور مذہبی حرمت متعہ کی تعلیم دیتی ہیں۔ اس مضمون کو دیکھ کر بعض انصاف پسند شیعہ بولنے سے بھی اقرار کر لیا کہ بیش متساو اسلام میں کبھی حلال نہ تھا چنانچہ حکیم مید شیر حسن صاحب مولوی فاضل کا اقرار النجم میں عجب چمکے۔

سقیو الامل

تبرابازی کے متعلق ہے اس کے لئے کسی خاص کتاب کے حوالے کی ضرورت نہیں مذہب شیعہ کا رکن اعظم یہی ہے کہ صحابہ کرام کو گالیاں دی جائیں اس گالی دینے کی بدولت ذلت ہوتی ہے خورنری ہوتی ہے دفعہ ۲۹۸ تقریرات ہند کے ماتحت سزائیں ملتی ہیں مگر پھر باز نہیں آتے۔

۳۳ مسئلہ **غیر مسلم عورتوں کو شگادیکھا مذہب شیعی میں جائز ہے فروع کافی جلد دوم** میں ہے۔

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال النظر الی عورتہ من لیسین بمسلمہ مثل نظرك الی عورة الخمار۔
امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص مسلمان نہ ہو اس کی شرک گاہ کا دیکھا ایسا ہے جیسا کہ جسے کہ شرک گاہ کو دیکھا۔

۳۴ مسئلہ **مذہب شیعی میں ستر عورت مرنے کے بعد نہ لگا کر نہ لگے ہوئے خود المخصوص اپنے عضو مخصوص پر چڑھ لگا کر لوگوں کے سامنے لگے ہو جائے کرتے**۔ فروع کافی جلد دوم میں ہے۔

ان اباجعفر علیہ السلام کان یقول من کان یومن باللہ والیوم الآخر فلا یدخل الحمام الا بمیزور قال فدخل ذات یوم الحمام ففتور فلما ان طبقت النورة علی بدنه التقى المیزور فقال له مولیٰ له بالی انت واهی انک لتوصینا بالمیزور قد اقبلتہ من نضک فقال اماعلت ان النورة قد اقبلت العورة۔
امام باقر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ حمام میں بغیر پانچامہ کے نہ داخل ہو پھر امام ممدوح ایک دن حمام میں گئے اور چونہ لگایا جب چونہ لگ گیا تو پانچامہ اتار کر پیٹنگ دیا ان کے ایک غلام نے ان سے کہا کہ میرے ماں باپ آپ پر خدا ہوں آپ ہم کو پانچامہ پہننے کی تاکید کرتے ہیں مگر خود آپ نے اتار ڈالا تو امام نے فرمایا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ چونہ نے ستر کو چھایا۔

۳۵ مسئلہ **عورتوں کے ساتھ خلاف وضع فطرت حرکت کا حواز مذہب شیعی میں منع ہے** کافی استبصار تہذیب سبب میں اس کی روایات موجود ہیں بلکہ بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ امام سے پوچھا گیا کہ آپ بھی اپنی بی بی کے ساتھ ایسا کرتے ہیں امام نے اس کے جواب میں انکار کیا ہے۔

لطف یہ ہے کہ اس مسئلہ کا حواز قرآن شریف سے ثابت کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لیسوا کوا حرا ثم کوا اخرکم الی تشتمتم ترجمہ کیا جاتا ہے کہ عورت میں تمہاری کہنی ہیں پس اپنی کہنی میں جہاں سے چاہو آؤ۔ حالانکہ یہ ترجمہ غلط ہے بلکہ ہونا چاہیے کہ جس طرح

چاہو اور کھیتی کا مضمون خود اس کو بتلا رہا ہے۔ کیونکہ کھیتی کا مقام صرف ایک ہی ہے یعنی
 ملا شیعوں نے اہل سنت کی کتابوں سے بھی اس فعل قبیح کا جواز ثابت کرنے کی کوشش کی مگر
 وہ کامیاب نہ ہوئے۔ دیکھو قبحاب لآل الکذاب۔

بے وضو اور بلا غسل سجدہ تلاوت اور نماز جنازہ شیعوں کے
 چھٹی سوال مسئلہ یہاں درست ہے ان کی کتب فقہ میں اس کی تصریح ہے لہذا

طول دینے کی حاجت نہیں طہارت کے مسائل مذہب شیعہ میں بہت نفیس نفیس ہیں۔ بیابان
 کی بڑی تدبیر ہے کہ اب اس وقت طول دینے کو دل نہیں چاہتا۔ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ دیکھا
 جائے گا۔

سبب شیعہ میں دعا و فریب ایسی عمدہ چیز ہے کہ اکثر اپنے
 سبب سوال مسئلہ مخالفوں کی نماز جنازہ میں شرکت کرتے اور بجائے دعا کے

نماز میں بددعا دیتے تھے اور اپنے متبعین کو بھی یہی تعلیم دیتے تھے کہ تم بھی ایسا کیا کرو
 لوگ سمجھتے تھے کہ امام نماز جنازہ پڑھ رہے ہیں اور وہاں معاملہ برعکس ہے۔ فروع کافی جلد اول
 صفحہ ۱۹ میں ہے۔

امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ ایک شخص مناظروں
 میں سے مرگیا امام حسین صلوات اللہ علیہ اس کے
 جنازہ کے لیے راہ میں غلام ان کا ان کو ملا
 اس سے امام حسین علیہ السلام نے فرمایا کہ تو کہاں جاتا
 ہے اس نے کہا میں اس منافق کے جنازہ سے بھاگتا
 ہوں نہیں چاہتا کہ اس پر نماز پڑھوں حسین علیہ السلام
 نے اس سے فرمایا دیکھو میرے داہنی جانب کھڑا ہو
 اور جو کچھ مجھے کہے ہو مستند وہی تو بھی کہنا۔
 پھر جب اس منافق کے ولی نے تکبیر کہی تو حسین
 علیہ السلام نے بھی تکبیر کہی یہ دعا مانگی کہ یا اللہ اپنے
 غلام نے بدعت پر لعنت کر ہزار لعنتیں حرام تھیں ساتھ

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام ان
 رجلاً من المنافقین مات فخرج
 الحسین بن علی صلوات اللہ علیہ
 یمشی فلقبہ مولاً لہ فقال لہ
 الحسن علیہ السلام ان تذهب
 یا مفلک قال فقال لہ مولاً
 افر من جنازۃ هذا المنافق ان اصل
 علیہ انقال لہ الحسین علیہ السلام
 انظروا تقوم علی یمینی فیا مبعثتی
 اقول فقل مثلہ فلما ان کبر علیہ ولیہ
 قال الحسین علیہ السلام اللہ اکبر اللہ

الحق فلا تاعبدك الف لعدة مؤلفه
غير مختلفه انفسهم اخر ك عیدك فی عیدك
وبلا دك وداصله حر نارك واذقه اشذ
عذابك فامنه كان يتولى اعدائك ويدا
اديارك وینفع اهل بیت نبیتك -

ہم مختلف نہ ہوں یا اللہ اپنے اس بندے کو دوسرے
بندوں میں اور شہروں میں رسوا کر دینے لگے گی
گرمی میں اس کو ڈال اور سخت عذاب اس پر کرے گا
وہ تیرے دشمن سے دوستی رکھتا تھا اور تیرے دوستوں سے دشمنی رکھتا
تھا اور تیرے نبی کے اہل بیت سے بغض رکھتا تھا۔

فتاویٰ امام مصمم میں جو اس طرح لکھ کر فریب دے رہے ہیں اگر اس منافق کی نماز
جائزہ جائز نہ تھی تو امام کو علیحدہ رہنا چاہیے تھا خواہ مخواہ نماز جہنم میں شریک ہو کر بددعا کا قد
مذہب و محصلت سے غلام بن جا رہا تھا اس کو زبردستی امام نے شریک کر کے اپنے ساتھ
فریب دہی کا مرتکب بنایا کتب شیعہ میں اس قسم کے افعال اور ائمہ سے بھی منع ہیں۔ استغفر اللہ
از تقیوں مسئلہ

ان کی کتب حدیث و فقہ میں مذکور ہے۔ اور غالباً شیعہ اس کو عیب بھی نہیں سمجھے کیونکہ کچھ کچھ
سے ان کو جہنم تعلق نہیں دین اسلام کی تمام چیزوں سے ان کے تعلق ظاہر ہے صرف زبان سے
تعلق کا اظہار محض اس لئے کرتے ہیں کہ ناواقف لوگ ان کو اسلامی فرقوں میں شمار کریں اور مسائل کے
بیکارے کام نہ لیں۔

اتالیب سوال مسئلہ فریب شیعہ میں نجاست میں پڑی ہوئی روٹی کی اس درجہ قدر ہے کہ
اس کو ائمہ معصومین کی غذا بنایا جاسکے اور کھا جاسکے کہ جو شخص اس
روٹی کو کھائے گا جنتی ہوگا من لا یحضرہ الفقیہ باب المکات الحدیث میں ہے۔

امام باقر علیہ السلام ایک روز یاغانہ کے قوا انہوں نے
ایک لقمہ نجاست میں گرا ہوا پایا پس اس کو اٹھالیا اور
دھویا اور ایک غلام کو جو ان کے ہمراہ تھا دیا اور فرمایا
کہ اس کو اپنے پاس رکھ جب میں نکلوں گا تو اس کو کھاؤ گا
چنانچہ جب نکلے تو اس غلام سے پوچھا کہ وہ لقمہ کہاں ہے
غلام نے کہا اسے فرزند رسول اللہ میں نے اس کو کھایا

دخل الجعفر الباقی الخلا فوجد لقمه نبد
فی القدر فاخذها وغسلها و
فعلها انی لملوک وقال
یکون معک لا کلمها اذ اخرجت
فلما اخرج قال للملوك انی النعمه قال اکتلمها
یا ابنی لرسول الله فقال انما ما استقرت

فی حرف احد الا وجبت له الجنة
فاذهب فانك حر فانی اكره
ان استقدم من اصل الجنة

امام نے فرمایا وہ نعمت جس کے پیٹ میں جائے گا اس
کے لئے جنت واجب ہو جائے گی تو جواز آزاد ہے
کیونکہ میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ کسی جنتی سے
خدمت لوں۔

چالیسواں مسئلہ

شیخوں نے جو مشیائے ائمہ کی طرف منسوب کر کے روایت کی ہیں ان میں
اس قدر اختلاف ہے کہ کوئی مثلاً ایسا نہیں جس میں اساموں کے مختلف اقوال نہ ہوں اس اختلاف
نے مجتہدین شیعہ کو سخت پریشان کر رکھا ہے بچائے اکثر تو یہ کرتے ہیں کہ مختلف حدیثیں
میں ایک کو امام کا اصلی مذہب کہہ دیتے ہیں اور دوسری حدیثوں کو تفسیر کہہ کر اڑا دیتے ہیں
مگر کہیں یہ بات بھی نہیں بنتی اس وقت سخت حیران ہوتے ہیں۔ مولوی دلداری صاحب نے
اساس الاصول میں مجبور ہو کر یہ بھی لکھ دیا کہ اگر ہمارے اختلاف کو دیکھو تو حنفی شافعی کے اختلاف
سے بدرجہا زائد ہے۔ مولوی دلداری نے یہاں تک اقرار کر لیا کہ ہمارے ائمہ کا اختلاف عقدہ لافیل
ہے اور ہر جگہ اس بات کو معلوم کر لیا کہ یہ اختلاف کیوں ہے انسانی طاقت سے باہر ہے بہت سے
شیعہ اس اختلاف کو دیکھ کر مذہب شیعہ سے ہجر کر گئے۔ اساس الاصول ط ۱ میں ہے۔

الاحادیث المأثورة عن الأئمة مختلفة
جدا لا يكاد يوجد حديث الا في مقابلته
ما ينافيه ولا يتفق خبر الا بهما
صاحبا حتى صار ذلك سببا لوجع
لبعض الناقصين عن اعتقاد الحق
كما صرح به شيخ الطائفة في
ادائل التهذيب والاستبصار ومن اشئ
هذه الاختلافات كثيرة جدا من
التقية والوضع السامع والنسخ و
التخصيص والتعقيد وغير هذه
المذكورات من الامور الكثيرة كما وقع

جو مشیائے ائمہ سے متعلق ہیں ان میں بہت اختلاف ہے
کوئی حدیث ایسی نہیں مل سکتی جس کے مقابلہ میں
دوسری حدیث نہ ہو اور کوئی خبر ایسی نہیں ہے جس کے
مقابلہ میں دوسری ضد موجود نہ ہو یہاں تک کہ اس
اختلاف کے سبب سے بعض ناقص لوگ اعتقاد حق کو بھی
مذہب شیعہ سے ہجر کر گئے جیسا کہ شیخ الطائفة نے تہذیب
استبصار کے شروع میں اس کی تصریح کی ہے اور اس
اختلاف کے اسباب بیت ہیں۔ مثلاً تفسیر اور عمل حدیثیں
کا بنایا جانا اور نسخہ دل سے اشتباہ کا ہو جانا اور
منسوخ ہو جانا یا غاس اور عقیدہ کا ہو جانا اور ولادہ
ان مذکورہ باتوں کے بہت سی باتیں ہیں چنانچہ اکثر باتوں

لتصريح على اكثرها في الاخبار المأثورة
منهم ليتاذا المناشي بعضها على بعض
في باب كل حديثين مختلفين بحيث يجعل
العلم واليقين يتحين المنشأ ويحسب
جدا ونفق الطاقة كما لا يخفى.

کی تصریح ان روایات میں ہے جو ائمہ سے منقول ہیں
اور برود و مختلف حدیثوں میں یہ پتہ لگنا کہ کس
سبب سے اختلاف ہوا اس طور پر کہ یقین سبک
علم و یقین ہو جائے نہایت دشوار بلکہ طاقت
انسانی سے بالاتر ہے جیسا کہ پوشیدہ نہیں۔

جنان ماری صاحب! اپنی اہماد میں کہ اس عظیم و شدید اختلافات کو دیکھنے اور
اس پر غور کیجئے کہ ان مختلف حدیثوں میں آپ کے اسلاف نے جس کو چاہا امام کا اصل مذہب
کہہ دیا جس کو چاہا تنبیہ و غیرہ کہہ کر ارادیا کیونکہ بقول مولوی دلداری صاحب کے ہر جگہ
سبب اختلاف کا علم کرنا طاقت انسانی سے بالاتر ہے کیا باوجود اس کے بھی آپ اپنے
کو پیرواۃ کہہ سکتے ہیں شرم شرم شرم۔

تکلمہ تنبیہ الحارثین ماخوذ از تنبیہ الحارثین



www.jumhoor.com



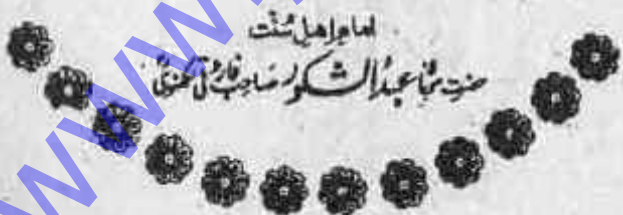
یا اللہ مدد



سیرت



اقلی



تمام بک سٹالوں پر دستیاب ہے